علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائنمنٹس ، گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

میٹرک سے لیکر ایم اے، ایم ایس سی، ایم فل تک تک تمام کلاسز کی داخلوں سے لیکر ڈگری کے حصول تک کی تمام معلومات مفت میں حاصل کرنے کے لیے ہماری ویب سائٹ کا وزٹ کریں

میٹرک، ایف اے، آئی کام، بی اے، بی کام، بی ایڈ، بی ایس، ایم اے، ایم ایڈ، ایم ایس سی، پی ایچ ڈی، ایف اے اسائنمنٹس ویب سائٹ سے مفت میں ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور ایل ایم ایس کی انفرادی امتحانی مشقوں کے لیے اکیڈمی کے نمبرز پر رابطہ کریں

مضمون	:	**معاشیات (اکنامکس)**
سطح	:	**بی۔اے/بی کام**
کوڈ	:	**402**
مشق	:	**03**
سمسٹر	:	**بہار 2025ء**

سوال نمبر1: خام قومی پیداوار (GNP) سے کیا مراد ہے؟ خام قومی پیداوار کی پیمائش اور اس متعلقہ فوائد، اس کے متروکات، اجزائے ترکیبی اور معاشی سرگرمیوں کے تعین میں اس کے کردار پر بحث کیجیے۔ نیز خام قومی پیداوار (GNP) اور خام ملکی پیداوار (NNP) میں فرق واضح کیجیے۔

جواب: خام قومی پیداوار (GNP): خام قومی پیداوار تمام تر قطعی شکل میں تیار ان اشیاء اور خدمات کی مروجہ بازاری قیمت کے لحاظ سے کل مالیت ہے، جو کہ کوئی قومی معیشت پیدا کرتی ہے جبکہ اس میں سے شکست و ریخت کے اخراجات اور اشیائے سرمایہ کے کاروباری اور ادارتی صرف کیلئے دیگر الاؤنس ابھی واضح نہ کیے گئے ہوں۔ عموماً خام قومی پیداوار درج ذیل پر مشتمل ہوتی ہے:

(i) ذاتی صرفی اخراجات (ii) خام ملکی سرمایہ کاری

(iii) خالص غیر ملکی سرمایہ کاری یعنی کسی قوم کو غیر ملکی تجارت وغیرہ سے حاصل ہونے والی زائد آمدنی

(iv) اشیاء اور خدمات کی سرکاری خریداری، ماسوائے انتقالی ادائیگیاں جن کا تعلق آمدنی یا پیداواری نہ ہو، خام قومی آمدنی (GNP) معیشت کی تمام تر صنعتوں اور سرگرمیوں کی جمع کردہ مالیتوں کا مجموعہ ہے۔ یہ صرف اور صرف سرمایہ کاری کیلئے پیدا شدہ تمام تر اشیاء اور خدمات کا مجموعہ ہے اور اس طرح یہ کسی قوم کے پیداواری عمل کے دوران میں عامل کو حاصل ہونے والی آمدنیوں کا مجموعہ ہے۔

خام پیداوار کی پیمائش کے طریقے: بنیادی طور پر خام قومی پیداوار کسی معیشت کی اشیاء اور خدمات کی پیداوار کی مکمل مالیت کی پیمائش کرتی ہے۔ پیداوار کی اس مالیت کو اس خرچ کے ذریعہ بھی ظاہر کیا جا سکتا ہے جو اسے خریدنے پر کیا جاتا ہے اور اس خرچ سے بھی ظاہر کیا جا سکتا ہے جو اسے پیدا کرنے پر برداشت کرنا پڑتا ہے۔

(الف) پیداوار اور اخراجات کا طریقہ: جب خام قومی پیداوار کا اندازہ پیداوار کی مالیت یا اس پیداوار پر کیے جانے والے خرچ کی مالیت کی پیمائش کرنے سے کیا جاتا ہے تو اس وقت ہم خام قومی آمدنی کا تعین پیداوار اخراجات کا طریقہ استعمال کر رہے ہوتے ہیں۔

(ب) عاملین کی آمدنی کا طریقہ: جب قومی آمدنی کا تخمینہ اشیاء و خدمات کو پیدا کرنے کے صلہ میں عاملین پیدائش کو حاصل ہونے والی آمدنیوں کی مالیت سے لگایا جائے تو اسے پیداوار اور عاملین کی آمدنی کا طریقہ کہا جاتا ہے جسے سادہ الفاظ میں عاملین کی آمدنی کے طریقہ کا نام دیا جاتا ہے۔

خام قومی پیداوار کس چیز کی پیمائش کرتی ہے: بنیادی طور پر خام قومی پیداوار کسی معیشت میں سال بھر میں پیدا ہونے والی اشیاء و خدمات کی کل زری مالیت کی پیمائش کرتی ہے۔ اس لحاظ سے اس کے اجزاء میں اشیاء اور خدمات کی قیمت اور مقدار دونوں شامل ہوتی ہیں۔ نتیجتاً خام قومی پیداوار میں اشیاء اور خدمات کی قیمت اور مقدار میں تبدیلیوں کے مختلف اشتراکوں سے تبدیلیاں واضح ہو سکتی ہیں۔

خام قومی پیداوار کا معلوم کرنے کے فوائد:۔ خام قومی پیداوار کسی ملک کی پیداوار کا مفید ترین پیمانہ ہے۔

۲۔ خام پیداوار جملہ کاروباری اداروں کی اشیاء کی فروخت سے حاصل ہونے والی آمدنی اور سرکاری پیداوار کے مصارف پیمائش کرتی ہے۔

۳۔ خام قومی پیداوار ایسے کل خرچ کی پیمائش کرتی ہے جو خرچ کرنے والی ایجنسیاں پیدا شدہ اور خدمات پر کرتی ہے۔ جس میں حکومت کا خرچ اور صارفین کا وہ خرچ شامل ہے جو وہ پیداواری اشیاء پر کرتے ہیں۔

۴۔ خام قومی پیداوار کاروباری سرگرمیوں میں ہونے والی کمی بیشی کے سمجھنے میں کام آتی ہے۔

۵۔ خام قومی پیداوار معیشت کے اندر طے پانے والے کلی زری کا پتہ دیتی ہے۔

۶۔ کل آبادی سے تقسیم کے اوسط پیداوار فی کس معلوم کی جاتی ہے۔

۷۔ خام قومی پیداوار کو برسرروزگار افراد کی کل تعداد سے تقسیم کر کے اوسط پیداوار فی کس معلوم کی جاتی ہے۔

۸۔ خام قومی پیداوار کو خام کے کل اوقات سے تقسیم کر کے کل لگی ہوئی محنت کی پیداوار فی گھنٹہ معلوم کی جاتی ہے۔

۹۔ خام قومی پیداوار معیشت کی پیداواری سرگرمیوں سے حاصل ہونے والی عاملین کی کل آمدنیوں کی پیمائش کرتی ہے۔

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس، پروپوزل، پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ بھی آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائنمنٹس ،گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

خام قومی پیداوار کے متروکات: ا۔ خام پیداوار غیر قانونی سرگرمیوں کی پیائش نہیں کرتی حالانکہ یہ معمول کی کاروباری سرگرمیاں ہیں۔ان معنوں میں کہ یہ بازار میں فروخت ہونے والی اشیاء اور خدمات اور عاملین کی آمدنیاں پیدا کرتی ہیں۔

۲۔ ایسی انسانی خدمات جو بازار کے واسطہ سے نہیں آتی، خام قومی پیداوار میں محسوب نہیں آتی۔اس قسم کے متروکات میں خاتون خانہ کی خدمت، اپنی مدد آپ قسم کی سرگرمیاں اور ہر قسم کی رضا کارانہ خدمت شامل ہیں۔عموماً معیشت کا مارکیٹ سے خارج شعبہ شہری علاقوں کی نسبت دیہی علاقوں میں وسیع ترین ہے اور یہ شعبہ ترقی یافتہ معیشتوں کے مقابلے میں پسماندہ معیشتوں میں زیادہ وسیع ہوتا ہے۔

۳۔ خام پیداوار انسانی بہبود کی پیائش نہیں کرتی اور ایسے متعدد عوامل جو انسانی بہبود کا باعث بنتے ہیں۔قومی پیداوار میں ان کی عکاسی نہیں ہوتی۔

خام قومی پیداوار کے اجزائے ترکیبی: حتمی تقسیم مندرجہ ذیل ہوتی ہے:

ا۔ **شکست وریخت کے اخراجات:** جو تجارتی اور مالی ادارے اپنے پاس محفوظ رکھ لیتے ہیں۔

۲۔ **کمپنیوں کی غیر تقسیم شدہ آمدنی:** جو تجارتی ادارے اپنے پاس رکھ لیتے ہیں۔

۳۔ **قابل تصرف شخصی آمدنی:** بلا واسطہ محصولات کی ادائیگی کے بعد شخصی آمدنی جمع حکومت اور کاروباری اداروں سے حاصل ہونے والی انتقالی ادائیگیاں۔

۴۔ **خالص محصولات:** بالواسطہ اور بلاواسطہ محصولات سے حاصل ہونے والی آمدنی جمع سرکاری کاروباری اداروں کی خالص آمدنی منفی نقدی کی شکل میں دیئے جانے والے معاشرتی خدمات کے فوائد۔

۵۔ **مالی اداروں کی املاک کی آمدنی:** تجارتی اداروں کی املاک سے حاصل ہونے والی آمدنی، منفی ادا شدہ محصولات اور اشخاص کے درمیان دوبارہ تقسیم کیا جانے والا منافع اور سود، شکست وریخت کے اخراجات اور تجارتی شعبہ کی طرف منتقل کرنے کی غرض سے محفوظ کی جانے والی آمدنی۔

۶۔ **خام قومی اخراجات اور خام بازاری اخراجات:** خام قومی اخراجات (GNE) سے مراد کسی قوم کے ملکی اشیاء وخدمات مجموعی اخراجات ہیں جبکہ خام بازاری اخراجات (GNE) سے مراد کسی معیشت میں ملکی اور غیر ملکی دونوں قسم کی اشیاء اور خدمات کے مجموعی اخراجات ہیں۔

معاشی سرگرمیوں کے تعین: قلیل عرصہ میں معاشی سرگرمی کے معیار کا تعین بنیادی طور پر مجموعی اخراجات سے ہوتا ہے۔درآمدات کا معیار خام بازاری اخراجات کے معیار سے متاثر ہوتا ہے لیکن چونکہ ملکی معیشت کے نقطہ نظر سے درآمدات کی حیثیت درمیانی اشیاء کی ہوتی ہے اس لیے مجموعی اخراجات سے مراد درآمدات کو نکال کر تمام خام ملکی اخراجات (CDE) ہیں۔اس ساری صورت حال کا اعادہ کرتے ہوئے مجموعی اخراجات کو مندرجہ ذیل طریقہ پر بیان کیا جاسکتا ہے:

i۔		نجی افراد کو کی گئی فروخت	(1)
ii۔	جمع	حکومت کو کی گئی فروخت	(2)
iii۔	جمع	تجارتی اداروں کو کی گئی فروخت	(3)
iv۔	جمع	تمام بقیہ ممالک کو کی گئی فروخت	(4)
v۔	جمع	دیگر کاروباری اداروں کو کی گئی درمیانی اشیاء کی فروخت	(5)
vi۔	جمع	دیگر کاروباری اداروں کو کی گئی سامان سرمایہ کی فروخت	(6)
vii۔	جمع	ذخائر میں خالص اضافہ	(7)
viii۔	جمع	دیگر کاروباری اداروں سے خرید کردہ درمیانی اشیاء	(8)
ix۔	منفی	بقیہ تمام ممالک سے کی گئی خریداری	(9)
x۔	جمع	سرکاری ملازمین کو ادا کی گئی اجرتیں	(10)
xi۔	جمع	مالی اداروں کے کارکنوں کو ادا کی گئی اجرتیں	(11)

اس قدر طویل مساوات کو اس طرح سادہ بنایا جاسکتا ہے:

جز5 اور8 ایک دوسرے کو منسوخ کردیتے ہیں۔

جز1 صرف اخراجات ہیں۔

جز6 اور7 خام سرمایہ کاری کے اخراجات کو ظاہر کرتے ہیں۔

جز2 اور10 سرکاری اخراجات کو ظاہر کرتے ہیں۔

جز3 اور11 مالی اداروں کے اخراجات کو واضح کرتے ہیں۔

جز4 برآمدات اور جز9 معیشت میں کل درآمدات کی نشاندہی کرتے ہیں۔

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس، پروپوزل، پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ بھی آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

0334-5504551 Download Free Assignments from Solvedassignmentsaiou.com

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائمنٹس ،گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

= مجموعی اخراجات یعنی خام قومی پیداوار-صرفی اخراجات + خام سرمایہ کاری کے اخراجات + سرکاری اخراجات + مالی اداروں کے اخراجات + برآمدات + درآمدات

متبادل طریقہ پر ہم اسے یوں بیان کر سکتے ہیں:

خام قومی پیداوار = (1)+(7,6)+(10,2)+(11,3)+(4)-(9)

اس لیے خام قومی پیداوار = خام ملکی اخراجات [(GNP) = (GDE)]

چونکہ خام قومی پیداوار = خام قومی آمدنی (GNP = GNI)

اس لیے خام ملکی اخراجات = خام قومی پیداوار = خام قومی آمدنی (GDE = GNP = GNI)

خام قومی پیداوار(GNP)اور خام ملکی پیداوار(NNP) میں فرق: خام قومی پیداوار (GNP) تمام تر قطعی شکل میں تیار ان اشیاء وخدمات کی مروجہ بازاری قیمت کے لحاظ سے کل مالیت ہے جو کہ کوئی قومی معیشت پیدا کرتی ہے جبکہ اس میں سے شکست وریخت کے اخراجات اور اشیائے سرمایہ کے کاروباری اور اداراتی صرف کیلئے دیگر الاؤنس ابھی واضح نہ کیے گئے ہوں۔عموماً خام قومی پیداوار درج ذیل پر مشتمل ہوتی ہے۔

i۔ ذاتی صرفی اخراجات ii۔ خام ملکی سرمایہ کاری

iii۔ خالص غیر ملکی سرمایہ کاری یعنی کسی قوم کو غیر ملکی تجارت وغیرہ سے حاصل ہونے والی زائد آمدنی

iv۔ اشیاء وخدمات کی سرکاری خریداری

خام ملکی پیداوار(NNP): کل خام پیداوار کی بازاری قیمت سے تمام درمیانی اشیاء اور خدمات، خواہ وہ اندرونِ ملک پیدا کی گئی ہوں اور جو عمل پیدائش کے دوران میں استعمال کی گئی ہوں گی، مالیت منہا کر دینے سے ہمیں بازاری قیمت پر خام ملکی پیداوار معلوم ہو جاتی ہے۔خام قومی پیداوار (GNP) اور خالص قومی پیداوار (NNP) سے اس لحاظ سے مختلف ہیں کہ اول الذکر میں بیرونی ممالک سے حاصل ہونے والی عاملین پیدائش کی خالص آمدنیاں شامل نہیں ہوتیں جبکہ موخر الذکر میں برآمدات کی آمدنیاں شامل ہوتی ہیں۔

حل شدہ اسائمنٹ 0334-5504551 Download Free Assignment from solvedassignmentsaiou.com

سوال نمبر2: اسراع سے کیا مراد ہے؟ اسراع کی پیائش ،عناصر، حدود اور اس کی سرمایہ کاری پر اثراندازی پر ایک بحث قلمبند کیجیے نیز ضارب اور اسراع کے مابین تعلق کی مختصر وضاحت کیجیے۔

جواب: اسراع: جس طرح صرفی اخراجات میں تبدیلی کا ضارب کے ذریعہ سرمایہ کاری میں تبدیلی پر اثر پڑتا ہے یعنی ان دونوں میں تفاعلی رشتہ پایا جاتا ہے اسی طرح سرمایہ کاری کے اخراجات میں تبدیلی اسراغ کا عددی سر کے ذریعہ صرفی اخراجات میں تبدیلی سے وابستہ ہے۔خالص صرفی اخراجات میں تبدیلی اور مالی سرمایہ کاری۔

(Investment) میں جو نسبت پائی جاتی ہے وہ اسراع کا عددی سر کہلاتا ہے یا دوسرے لفظوں میں اسراع ایک ایسا تناسی عامل ہے جو دو مختسم قدروں یعنی صرفیل تبدیلی اور سرمایہ کاری میں تبدیلی کے تفاعلی تعلق کی پیائش کرتا ہے۔اسے اشیائے صرف اور اشیائے سرمایہ بشمول موجودہ سرمایہ کے ذخیرہ میں اضافہ اور اخراجات بدل کاری کے درمیان ایک تکنیکی تناسی عامل قرار دیا گیا ہے۔درحقیقت سرمایہ کاری میں اضافہ دونوں جانب سے آمدنی میں تبدیلی سے مندرجہ ذیل وجوہات کی بنا پر کئی گنا زیادہ ہوتا ہے۔

(الف) جب آمدنی کا معیار برقرار رہے تو سرمایہ کی بدل کاری (Replacement) کے لیئے سرمایہ کاری کی ضرورت ہوتی ہے اس لحاظ سے خالص سرمایہ کاری نہیں ہوتی۔

(ب) جب آمدنی بڑھتی ہے تو موجودہ پیداواری استعداد کے پوری طرح زیر استعمال آچکنے کی صورت میں نئی زائد پیداوار استعداد ظہور میں لانا ناگزیر ہو جاتا ہے۔اس لئے سرمایہ کاری کے اخراجات میں اضافہ کرنے کی ضرورت پڑتی ہے۔عام طور پر پیداوار کی مالیت میں جتنا اضافہ کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ سرمایہ کاری کی مالیت میں اس سے کئی گنا زیادہ اضافہ کرنا پڑتا ہے۔

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس، پروپوزل، پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ بھی آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

میٹرک سے لیکر ایم اے ایم ایس سی ایم فل تک تمام کلاسز کی داخلوں سے لیکر ڈگری کے حصول تک کی تمام معلومات مفت میں حاصل کرنے کے لیے ہماری ویب سائٹ کا وزٹ کریں

میٹرک ،ایف اے، آئی کام،بی اے ،بی کام ،بی ایڈ،بی ایس،ایم اے ،ایم ایڈ،ایم ایس سی،پی ایچ ڈی،ایف اسائمنٹس ویب سائٹ سے مفت میں ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور ایل ایم ایس کی انفرادی اسائمنٹس کے لیے اکیڈمی کے نمبر پر رابطہ کریں

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائمنٹس، گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

میٹرک، ایف اے، آئی کام، بی اے، بی کام، بی ایڈ، بی ایس، ایم اے، ایم ایڈ، ایم ایس سی، پی ایچ ڈی، اسائمنٹس ویب سائٹ سے مفت میں ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور ایل ایم ایس کی انفرادی اسائمنٹس کے لیے آرڈر کے نمبر پر رابطہ کریں

میٹرک سے لیکر ایم اے، ایم ایس سی، ایم فل تک تمام کلاسز کی ہر سمسٹر داخلوں سے لیکر ڈگری کے حصول تک کی تمام معلومات مفت میں حاصل کرنے کے لیے ہماری ویب سائٹ کا وزٹ کریں

اسراع کی پیائش: سرمایہ کی قدر اوراس کی سالانہ پیداوار کی قدر میں جو باہمی نسبت پائی جاتی ہے اسے اسراع کا عددی سر یا صرف اسراع کہا جاتا ہے۔ مثال کے طور پر اگر ایک مشین کی قیمت 50 ہزار روپے ہے اور اس سے سالانہ پیداوار ہونے والی اشیاء کی قیمت 10 ہزار روپے ہے تو اس صورت میں اسراع 5 ہوگا۔ اسی طرح اگر نئی سرمایہ کاری، آمدنی میں تبدیلی (Δy) کا ضعف (X) ہو تو اس صورت میں $I^{nsx}\Delta y$ ہوگا۔ یہاں اس سے مراد نئی سرمایہ کاری اور x سے مراد اسراع ہے۔

سرمایہ کاری پر اسراع کا اثر: درج ذیل جدول سرمایہ کاری پر اسراع کے اثر کو ظاہر کرتی ہے۔

عرصہ صرف	مطلوبہ سرمایہ	صرف کا 10 فیصد	خام سرمایہ کاری			سرمایہ کاری میں فیصد تبدیلی
			خالص اضافہ	بدل کاری	کل (خام سرمایہ کاری)	
1	1000	100	0	10	10	
2	1100	110	10	10	20	x10%
3	1100	110	0	10	10	-50%
4	1000	100	0	0	0	-100%

جیسا اس جدول سے ظاہر ہے کہ عرصہ 2 میں صرف میں 10 فیصد زائد اضافہ سے خام سرمایہ کاری میں 100 فیصد اضافہ ہوتا ہے۔ اگلے مرحلہ یا عرصہ کے دوران میں جب کہ صرف کا سابقہ معیار برقرار رہتا ہے خالص سرمایہ کاری صفر ہے کیونکہ صرف بدل کاری کے لئے اخراجات برداشت کئے گئے ہیں۔ اس صورت میں خام سرمایہ کاری میں بھی 50 فیصد کمی آجاتی ہے۔ یعنی یہ 20 سے کم ہو کر 10 رہ جاتی ہے بعد کے مرحلہ میں صرف میں 10 فیصد کمی واقع ہو جاتی ہے۔ یعنی یہ 1000 رہ جاتا ہے۔ اس صورت میں مطلوبہ سرمایہ صرف 100 ہوتا ہے۔ نہ تو بدل کاری اور نہ ہی زائد آلات پیدائش کی ضرورت ہوتی ہے۔ خام سرمایہ کاری 10 سے گر کر صفر ہو جاتی ہے یعنی اس میں 100 فیصد کمی ہو جاتی ہے۔ اس سے یہ بات ثابت ہوتی ہے۔ کہ سرمایہ کاری کے موجودہ معیار کو برقرار رکھنے کے لئے صرف یہی ضروری نہیں ہے۔ کہ موجودہ معیار صرف برقرار رہے بلکہ اس میں اضافہ ہوتے رہنا چاہیے۔

ضارب اور اسراع کا باہمی تعلق: ضارب اور اسراع کے اصول کی مشترکہ کردار کو مندرجہ ذیل سادہ سی مثال سے سمجھا جاسکتا ہے۔ فرض کریں کہ مختتم میلان صرف اور سراع کا عددی سرا ہے اور معیشت میں۔ 100 روپے کی نئی سرمایہ کاری کی جاتی ہے۔

ضارب اسراع ڈایاگرام

نئی سرمایہ کاری کے اخراجات — 100 روپے (جو اجرتوں وغیرہ کیلئے ادا کئے گئے)

اماِلی اخراجات صرف — 50 روپے

خالص سرمایہ کاری — 150 روپے

بدل کاری 50 روپے

قومی آمدنی میں مجموعی اضافہ — 50 روپے

تشریح: آمدنی پر صارف اور اسراع کے اثر کو مندرجہ ذیل جدول میں بھی واضح کیا گیا ہے۔

ضارب کا عرصہ	سرمایہ کاری کے ابتدائی اخراجات (کروڑ روپوں میں)	اماِلی صرف (کروڑ روپوں میں)	اماِلی سرمایہ کاری (کروڑ روپوں میں)	قومی آمدنی میں کل اضافہ (کروڑ روپوں میں)
1	10	0	0	10
2	10	5	10	25
3	10	12.50	15	37.50
4	10	18.75	12.50	41.25
5	10	20.62	3.74	34.36

(الف) پہلے عرصہ (سال) میں ابتدائی سرمایہ کاری کے اخراجات 10 کروڑ روپے فرض کئے گئے ہیں۔ چونکہ پہلے عرصہ میں وقفہ موجود ہوتا ہے۔ اس لئے اماِلی صرف یا ترغیب یافتہ سرمایہ کاری میں کوئی اضافہ نہیں ہوتا اور نتیجہ اماِلی سرمایہ کاری یا ترغیب یافتہ سرمایہ کاری میں بھی کوئی اضافہ نہیں ہوتا۔ چنانچہ قومی آمدنی

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس، پروپوزل، پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ بھی آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

0334-5504551 Download Free Assignments from solvedassignmentsaiou.com

میٹرک ایف اے آئی کام بی اے بی کام بی ایڈ بی ایس ایم اے ایم ایڈ ایم ایس سی پی ایچ ڈی الف اسائمنٹس ویب سائٹ سے مفت میں ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور ایل ایم ایس کی انفرادی امتحانی مشقوں کے لیے آئیڈی کے نمبر پر رابطہ کریں

میں کل اضافہ ابتدائی سرمایہ کاری کے برابر یعنی 10 کروڑ روپے ہوتا ہے۔

(ب) دوسرے عرصہ میں ابتدائی سرمایہ کاری پھر 10 کروڑ روپے ہے۔ پہلے عرصہ کی آمدنی میں سے اعالی صرف پانچ کروڑ روپے ہے۔ چونکہ مختتم میلان صرف 1/2 اور اسراع 2 فرض کیا گیا ہے۔اسلئے اعالی سرمایہ کاری اعالی صرف سے دوگنی یعنی 10 کروڑ روپے ہے۔اس قومی آمدنی میں کل اضافہ 25 کروڑ روپے تک پہنچ جاتا ہے۔

(ج) تیسرے عرصہ (سال) میں ابتدائی سرمایہ کاری پھر 10 کروڑ روپے ہے۔اعالی صرف گزشتہ سالوں کی آمدنی کا نصف (1/2) ہوگا۔یعنی 25/2 = 12.5 اس لحاظ سے اعالی صرف میں گزشتہ سال کے مقابلہ میں 7.5 کروڑ روپے کا اضافہ ہوا۔چونکہ اسراع کا عددی سر 2 ہے۔اس لئے اعالی سرمایہ کاری 15 کروڑ روپے ہوگی اور تیسرے عرصہ میں قومی آمدنی میں مجموعی اضافہ 37.5 کروڑ ہوگا۔اس اصول پر بقیہ دوسالوں اعالی صرف اور قومی آمدنی میں اضافہ ہوتا چلا جائے گا۔

سوال نمبر3: (الف) زرکی رسد اور ذخیرے کے مابین فرق واضح کیجیے نیز زر کی رسد کے اجزائے ترکیبی پر سیر حاصل بحث قلمبند کیجیے۔

جواب: زرکی رسد اور ذخیرہ زر: زر کی رسد کسی دوسری شے کی رسد سے مختلف ہوتی ہے۔کسی شے کی رسد کسی عرصہ وقت میں بہاؤ کی طرح ہوتی ہے۔کیونکہ اشیاء مسلسل پیدا کی جاتی ہیں۔زر کا معاملہ ذرا مختلف ہے۔رسد زر سے ہماری مراد زر کا وہ موجود ذخیرہ ہے جو سب معاشرے کے افراد کی تحویل میں ہو۔رسد زر میں اضافے کا مطلب اہلِ زر کی طرف سے زر کی فروخت نہیں بلکہ ذخیرہ زر میں اضافہ ہے۔

ایک معنی میں زرکی رسد ایک معینہ وقت میں اشیاء کیلئے مطلب پر محمول کی جاسکتی ہے۔ایک معینہ وقت میں خرچ کردہ سارا روپیہ اس عرصے میں خریدی ہوئی تمام اشیاء کی ایک قسم کی طلب ہے لیکن اس کو سہولت کی خاطر معاشرے کے کل اخراجات یا خام ملکی اخراجات قرار دیا جاتا ہے۔زرکی رسد زر کے کل ذخیرے کو کہتے ہیں۔یہ دونوں باہم مربوط ہیں لیکن دونوں کے درمیان واضح امتیاز کرنا بہت اہم ہے۔

زرکی رسد کو ذخیرہ سمجھنا حقیقت پسندانہ بات ہے کیونکہ زر، اشیاء کی طرح مسلسل پیدا کیا جاتا ہے نہ صرف کیا جاتا ہے۔چونکہ زر آلہ مبادلہ ہے اس لیے یہ ایک معنی میں غیر فنا پذیر ہے۔زر کا ایک معینہ ذخیرہ مختلف طریقوں سے بار بار استعمال کیا جاسکتا ہے۔اس ضمن میں ایک بات مشاہدے میں آئی ہے کہ ایک روپے کا جونوٹ ہم بال پوائنٹ پین خریدنے کیلئے دکاندار کو دیتے ہیں ممکن ہے وہ دکاندار اسے اخباری رسالہ یا کسی اور شے خریدنے کیلئے استعمال کرے یا ایک روپے اور پانچ روپے کے نوٹ اور ہر قسم کے سکے ایک طویل مدت تک لوگوں میں گردش کرتے رہتے ہیں وہ بار بار ایک سے دوسرے ہاتھ میں منتقل ہوتے رہتے ہیں لیکن پھر بھی گردش کرتے رہتے ہیں۔

زرکی رسد کے اجزائے ترکیبی: محدود معنوں میں رسد کے تین بڑے اجزاء ہیں:

(الف) زیر گردش سکے (ب) زیر گردش کرنسی نوٹ (ج) طلبی امانتیں

تاہم اگر رسد زر کے وسیع تر معنی کو پیش نظر رکھیں تو ہمیں ایک چوتھا جزو بھی شامل کرنا پڑے گا یعنی معیاری اور پس اندازی امانتیں۔

(الف) سکے: ایک پیسہ، دو پیسہ، پانچ پیسہ، دس پیسہ، پچاس پیسہ اور ایک روپے کا سکہ بھی محدود پیمانے پر رائج ہے۔کرنسی کے اعشاری نظام کے نفاذ سے پہلے حکومت پاکستان نے ایک آنہ، دو آنہ، چار آنہ، آٹھ آنہ کے سکے بنا رکھے تھے۔اگر چہ بچوں کے نزدیک ان چھوٹے چھوٹے سکوں کی بڑی اہمیت ہے تاہم یہ کل رسد زر میں کوئی خاص اضافہ نہیں کرتے۔یہ علامتی سکے بھی کہلاتے ہیں۔حقیقت یہ ہے کہ وہ اپنی دھاتی قدر و قیمت سے کہیں زیادہ مالیت محض اس وجہ سے رکھتے ہیں کہ جب ہم چاہیں ان کے بدلے میں دوسری رقم کا زر حاصل کر سکتے ہیں۔

(ب) کرنسی نوٹ: زرکی یہ دوسری قسم سب سے زیادہ اہم ہے۔کاغذی کرنسی کو بڑی آسانی سے منتقل کیا جاسکتا ہے اور یہ بے حد مقبول ہوئی ہے۔پاکستان میں مندرجہ ذیل کرنسی نوٹ رائج ہیں:

ایک روپے کا نوٹ	پانچ روپے کا نوٹ	دس روپے کا نوٹ
پچاس روپے کا نوٹ	سو روپے کا نوٹ	

اگر دس روپے کے نوٹ کا معائنہ کریں تو اس پر یہ عبارت درج پائیں گے۔

''بنک دولت پاکستان۔دس روپیہ۔حامل ہذا کو مطالبہ پر ادا کرے گا۔حکومت پاکستان کی ضمانت سے جاری ہوا''

اس عبارت کی رو سے اسٹیٹ بنک آف پاکستان، حکومت پاکستان کے قوانین کا پابند ہے کہ وہ دس روپے کے نوٹ کو خواہش کے مطابق پانچ روپے کے دو نوٹوں یا دس روپے کے ایک نوٹ میں بدل دے۔

(ج) طلبی امانتیں: ایک تیسری قسم کو بھی معاشین نے زر قرار دیا ہے۔یہ ایسی بنک امانتیں ہوتی ہیں جو بذریعہ چیک طلبی پر ادا کرنا پڑتی ہیں۔یعنی ایسا روپیہ جو بذریعہ چیک بنک سے لیا جاتا ہے۔اگر ہمارا حبیب بنک لمیٹڈ کے حساب میں ایک ہزار روپیہ موجود ہے تو یہ امانت (Deposit) کہلاتی ہے۔

طلبی امانتیں ایسی امانتیں ہیں جس کو بنک سے جزوی یا کلی طور پر بذریعہ چیک برآمد کیا جاسکتا ہے۔ایسی امانتیں کسی وقت بھی برآمد کی جاسکتی ہیں اور ان کی

میٹرک سے لیکر ایم اے ایم ایس سی ایم فل تک تمام کلاسز کی داخلوں سے لیکر ڈگری کے حصول تک کی تمام معلومات مفت میں حاصل کرنے کے لیے ہماری ویب سائٹ کا وزٹ کریں

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائنمنٹس ، گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

میٹرک ، ایف اے، آئی کام ، بی اے، بی کام ، بی ایڈ ، بی ایس ، ایم اے ، ایم ایڈ ، ایم ایس سی ، پی ایچ ڈی اسائنمنٹس ویب سائٹ سے مفت میں ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور ایل ایم ایس کی انفرادی امتحانی مشقوں کے لیے اکیڈمی کے نمبر پر رابطہ کریں

میٹرک سے لیکر ایم اے ، ایم ایس سی ، ایم فل تک تمام کلاسز کی داخلوں سے لیکر ڈگری کے حصول تک کی تمام معلومات مفت میں حاصل کرنے کے لیے ہماری ویب سائٹ کا وزٹ کریں

برآمدگی کیلئے وقت کی کوئی قید نہیں ہوتی۔ طلبی امانتیں رسدزر کا تیسرا اہم جزو ہے۔ زیرگردش سکوں اور کرنسی نوٹوں میں طلبی امانتیں شامل کر دیں تو یہ محدود معنوں میں رسدزر ہوگی۔ اگر رسدزر کو علامات M_1 سمجھا جائے تو ہم کہہ سکتے ہیں کہ M_1 = سکے+ زیرگردش کرنسی نوٹ+ طلبی امانتیں۔

(د) رسدزر کا وسیع تر مفہوم: رسدزر اپنے محدود معنوں میں مشتمل ہوتی ہے۔ زیرگردش سکوں اور کرنسی نوٹوں کی مقدار پر بشمول طلبی امانتوں کے، وسیع تر مفہوم میں رسدزر کی تعریف مندرجہ ذیل ہے:

رسدزر = M_1 + معیاری اور پس اندازی امانتیں

رسدزر کے اس وسیع تخیل کو M_2 کی علامت دی جاتی ہے۔

گویا M_2 = سکے+ زیرگردش کرنسی نوٹ+ طلبی امانتیں+ معیاری اور پس اندازی امانتیں۔ لیکن معیاری اور پس انداز امانتوں سے مندرجہ ذیل مراد ہے:

معیاری اور پس اندازی امانتیں: معیاری امانتیں ایسی امانتیں ہوتی ہیں جو بنک سے ایک معینہ مدت گزرنے کے بعد ہی نکلوائی جاسکتی ہیں۔ یعنی ایک، پانچ، یا دس سال بعد طلبی امانتیں جزوی یا کلی طور پر بذریعہ چیک نکلوائی جاسکتی ہیں لیکن معیاری امانتیں چیک لکھ کر نہیں نکلوائی جاسکتیں۔ ایسی امانتیں مختصر طور پر نہیں نکلوائی جاسکتیں۔

(ب) فشر کی مساوات مبادلہ کی وضاحت ایک مناسب مثال کی مدد سے کیجیے۔

جواب: (ب) پروفیسر اردن فشر کا نظریہ: تاہم نظریہ زر کے میدان میں سب سے ارفع نام پروفیسر اردن فشر کا ہے۔ (1867-1947ء) جس نے اپنی معروف کتاب ''زر کی قوت خرید'' میں نظریہ مقدار زر کو سانچے میں ڈھال دیا۔ اس نے نظریے کی وضاحت کے لئے ایک مساوات۔ مساوات مبادلہ وضع کی جو مقدار زر اور سطح قیمت کے درمیان ایک واضح تعلق قائم کرتی ہے۔

فشر کی مساوات مبادلہ:

مساوات کے دو پہلو۔ زر اور طلب کے پہلو: پروفیسر فشر نے مقدار زر اور سطح قیمت میں پائے جانے والے تعلق کو ایک مساوات کی شکل میں پیش کیا ہے جس کو وہ مساوات مبادلہ کہتا ہے۔ فشر کے دعوے کے مطابق کسی معاشرے میں زر کا ایک مقررہ ذخیرہ ہے۔ (M) گردش زر کی رفتار (V) کے مطابق بار بار استعمال کیا جاتا ہے۔ اگر ہم (M) کو (V) سے ضرب دیں تو ہمیں (MxV) یا (MV) حاصل ہوجاتا ہے جو زری اخراجات ہیں جو کہ ایک مقررہ مدت میں کوئی معاشرہ کرتا ہے لیکن یہ زری اخراجات ایک مقررہ اوسط قیمت (P) پر اشیاء اور خدمات کے ایک مقررہ ذخیرہ (Q) پر ہوتے ہیں۔ دوسرے لفظوں میں معاملات (لین دین) کی کل مالیت جس پر کل زری خرچ (MV) کیا جاتا ہے وہ QxP یا [PQ] کے برابر ہے۔ جو معاشرہ جو کل زری رقم خرچ (MV) کرتا ہے وہ لازماً ان کل اشیاء اور خدمات کی مالیت کے برابر ہوتا ہے جو معاشرہ صرف کرتا ہے

اس لیے (PQ)

MV = PQ

یا PQ = MV

(PT = MV)

مساوات مبادلہ: چونکہ بیشتر معاشین Q کو T (یعنی کل لین دین یا مبادلہ کل اشیاء اور خدمات) کہنا پسند کرتے ہیں اس لیے مساوات مبادلہ یوں لکھی جاسکتی ہے۔

PT = MV

جبکہ P = سطح قیمت

T = روپے کے مقررہ ذخیرہ کے ذریعے ہونے والا کل لین دین

M = زر کا کل ذخیرہ

V = گردش زر کی رفتار

PT = لین دین کی کل مالیت یا بازار میں فروخت شدہ کل اشیاء اور خدمات کی مالیت (یعنی مساوات کا پہلوئے طلب

MV = کل زر کے اخراجات (مساوات کا پہلوئے رسد)

اب چونکہ مساوات مبادلہ PT = MV ہے اس لیے یہ نتیجہ اخذ کیا جاسکتا ہے کہ

$$P = \frac{MV}{T}$$

مثال: فرض کیجیے پاکستان میں روپوں کی تعداد پانچ ہزار ہے اور ان کی رفتار گردش بیس بار فی سال ہے گویا کل مقدار زر جو ہاتھوں ہاتھ استعمال ہوتی ہے (اشیاء اور خدمات کیلئے) وہ 5000 روپے ضرب 20 ہے جو ایک لاکھ روپے بنتی ہے۔ یہ مساوات مبادلہ کا زری پہلو ہے۔ جہاں تک طلب کا تعلق ہے ہم فرض

Download Free Assignments from
Solvedassignmentsaou.com
0334-5504551

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس، پروپوزل، پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ بھی آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائمنٹس ، گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

کرتے ہیں کہ ملک میں صرف تین اشیاء (چپاتیاں، کوئلہ اور کپڑا) تیار کی جاتی ہیں اور ان کی فروخت درج ذیل حساب سے ہوتی ہے:

2,00,000 چپاتیاں بحساب دس پیسے فی چپاتی

10,000 ٹن کوئلہ بحساب پانچ روپے فی ٹن

30,000 گز کپڑا بحساب ایک روپیہ فی گز

سارے لین دین کی کل مالیت 1,00,000 (ایک لاکھ) روپے بنتی ہے۔ یعنی 20,000 روپے کی چپاتیاں جمع 50,000 روپے کا کوئلہ جمع 30,000 روپے کا کپڑا۔ مساوات ایک مبادلاتی معیشت کے دو پہلوؤں زر اور اشیاء کو برابر کر دیتی ہے گویا

5,000 روپے × سال میں بیس بار رفتار گردش = (2 لاکھ چپاتیاں × 10 پیسے فی چپاتی) + (50,000 ٹن کوئلہ + 5 روپے فی ٹن) × (30,000 گز کپڑا × ایک روپیہ فی گز) کیونکہ پہلوئے زر (MV) = پہلوئے طلب یا (PQ)۔

سوال نمبر 4: بینکوں کے ارتقاء کی تاریخ قلمبند کیجیے۔ نیز جدید بینکنگ نظام کی تعریف کرتے ہوئے موجودہ دور میں بینکوں کی مختلف اقسام بیان کیجیے۔

جواب: بینک کی تعریف: پروفیسر جیفری کراؤتھر نے بنک کے وظائف کی مندرجہ ذیل تعریف کی ہے ’’بنک ایک ایسا ادارہ ہوتا ہے جو دوسرے لوگوں سے قرضے وصول کرتا ہے تاکہ اپنی طرف سے قرضے جاری کر سکے اور یوں وہ زر تخلیق کرتا ہے۔ دوسرے لوگوں کے ایک بینکار قرضے کا لین دین کرتا ہے لیکن قرض داری یا مقروضیت تو فقط دولت کی ضد ہے بالکل اس بنیاد پر ہم بینکار کو دولت کا سیال کار بھی کہہ سکتے ہیں۔

بینک ایک ایسا ادارہ ہوتا ہے جو روپے کا لین دین کرتا ہے۔ یہ لوگوں سے انکی بچتیں وصول کرتا ہے اور ان پر سود ادا کرتا ہے یہ ان لوگوں کو قرضے فراہم کرتا ہے جنکو صرف سرمایہ کاری کی ضرورتیں پوری کرنے کیلئے قرضے درکار ہوتے ہیں بینک ایک مخصوص شرح سود قرض دیتا ہے اور نفع حاصل کرتا ہے جدید بینک نہ صرف نفع بخش مالی ادارے ہیں بلکہ وہ معیشت کی نشوونما میں بھی کلیدی رول ادا کرتے ہیں۔ وہ لوگوں کی بچتیں جمع کرتے اور انکو بار آور سرگرمیوں کیلئے مہیا کرتے ہیں وہ کاروباری معاملات کی رفتار کو تیز تر کرتے اور سرمایہ کاری کے مواقع کی حوصلہ افزائی کرتے ہیں اس طریقے سے وہ ملکی پیداوار، آمدنی اور روزگار کی سطح کو بلند سے بلند تر کرنے میں مدد و معاون ہوتے ہیں۔

بینکوں کے ارتقاء کی تاریخ: جدید بینکوں کے تین بڑے بڑے پیش رو ہوئے ہیں۔ تاجر، ساہوکار (Money Lender) اور صراف (Goldsmith)۔ زمانہ قدیم میں تاجر بہت اچھی ساکھ اور شہرت کے حامل ہوتے تھے۔ وہ ایسی دستاویزات جاری کیا کرتے تھے جو استحقاق زر کے طور پر گردش کرتی تھیں۔ (یعنی ان دستاویزات کو زر کی حیثیت حاصل تھی) ساہوکار قرضے کے لین دین میں بہت زیادہ سود وصول کرتے تھے۔ جسکو ربا (Usury) کہتے ہیں۔ لوگ ان ساہوکاروں کے پاس اپنا روپیہ بطور امانت رکھواتے تھے جس پر ان کو سود ادا کیا جاتا تھا۔ ضرورت مندان ساہوکاروں نے قرضے امانت حاصل کرتے تھے جس پر ساہوکار نسبتاً زیادہ شرح سود لیتے تھے۔ اس طریقے سے امانت داروں کو کم سود ادا کرکے اور قرض گیروں سے زیادہ سود وصول کرکے وہ منافع کماتے تھے۔ صراف لوگوں کا سونا چاندی حفاظت سے اپنی تحویل میں رکھتے تھے۔ خصوصاً ان ایام میں جب رسد زر کلی طور طلائی اور نقرئی سکول پر مشتمل تھی۔ لوگ اپنے سونے اور چاندی کی امانتوں کے عوض رسیدیں حاصل کرتے تھے۔ ابتداء میں رسیدیں رکھ کر لوگ اپنا سونا اور چاندی واپس لے لیا کرتے تھے۔ لیکن کچھ عرصے کے بعد یہ رسیدیں کاروباری معاملات میں بطور زر قبول کی جانے لگیں۔ کسی شخص کیلئے ادائی (Payment) کی خاطر اپنا سونا اور چاندی نکلوانا ضروری نہ تھا کیونکہ اسکی بجائے رسید جاری کی جانے لگی۔ بعد میں اس ضمن میں مزید پیش رفت ہوئی صرافوں نے لوگوں پر اختیار دے دیا کہ وہ انکو تحریری طور پر ہدایت کر سکتے ہیں کہ وہ ان کے سونے اور چاندی کی اتنی مقدار انکے نام سے کسی خاص قرض خواہ (Ceditor) کے نام منتقل کر دیں فرمائش پرچی (Order Slip) ترقی کرتے کرتے بالآخر چیک کی شکل اختیار کر گئی۔ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ صرافوں کو تجربہ ہوا کہ وہ اپنے طلائی ذخائر کی نسبت زیادہ امانتی رسیدیں جاری کر سکتے ہیں۔ چنانچہ صرافوں نے اپنے گاہکوں کو اختیار دے دیا کہ وہ اپنی طلائی امانتوں سے زیادہ مقدار میں سونا نکلوا سکتے ہیں کیونکہ انکو اندازہ ہو گیا کہ لوگ بالعموم اپنا سارا سونا بیک وقت نہیں نکلواتے تھے۔ یہیں سے ہمیں تخلیق زر اعتبار کی ابتداء ہوتی نظر آتی ہے۔

جدید بینکنگ: بنیادی طور پر جدید بینک ٹھیک ٹھاک وہی وظائف سرانجام دے رہے ہیں جو اسکے پیش رو ادا کرتے ہیں۔ وہ تاجروں کی طرح تجارت خارجہ کو مالیات فراہم کرنے کیلئے ہنڈیوں ایسی دستاویزات جاری کرتے ہیں۔ ساہوکاروں کی طرح وہ لوگوں سے انکی بچتیں وصول کرتے اور ضرورت مندوں کو ایک خاص شرح سود پر قرضے جاری کرتے ہیں۔ آج بھی قرضوں کا لین دین جدید بینکوں کا سب سے اہم وظیفہ ہے۔

بینکوں کی اقسام: جدید بینک اپنی مخصوص سرگرمیوں کی بنیاد پر مختلف اقسام کی درجہ بندی رکھتے ہیں۔ جو کہ یہ ہیں:

تجارتی بینک: یہ بینک دراصل تجارت اور صنعت و حرفت سے وابستہ آجروں کی ضروریات سرمایہ پوری کرنے کا وظیفہ سرانجام دیتے ہیں۔ یہ عوام سے امانتیں وصول کرتے ہیں اور کاروباری فرموں اور صنعتوں کو قلیل مدت کیلئے قرضے جاری کرتے ہیں۔ وہ دیگر خدمات بینکاری بھی بجالاتے ہیں۔ جیسے بلوں کی کٹوتی لگانا یا زر کی ایک مقام سے دوسرے مقام پر منتقلی۔

زرعی بینک: زراعت سے وابستہ لوگوں کو مضبوط مالی بنیاد فراہم کرنے کی غرض سے زرعی بینک قلیل اور طویل مدت کیلئے قرضے کی سہولتیں مہیا کرتے ہیں۔ طویل

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس، پروپوزل، پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ بھی آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

میٹرک سے لیکر ایم اے ایم ایس سی ایم فل تک تمام کلاسز کی داخلوں سے لیکر ڈگری کے حصول تک کی تمام معلومات مفت میں حاصل کرنے کے لیے ہماری ویب سائٹ کا وزٹ کریں

Download Free Assignments from solvedassignmentsaiou.com 03345504551

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائمنٹس ،گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

مدت کیلئے قرضے ٹریکٹر اور ٹیوب ویل خریدنے اور زرعی جدتیں عام کرنے کیلئے دیئے جاتے ہیں۔ جبکہ قلیل مدتی قرضے بیج، کھاد وغیرہ کیلئے مختص ہوتے ہیں۔

صنعتی بینک: یہ بینک صرف منصوبوں کیلئے قرضے فراہم کرتے ہیں۔ یہ صنعتی منصوبوں کے قیام اور توسیع کیلئے صنعتکاروں یا صنعتی فرموں کو طویل مدتی قرضے فراہم کرتے ہیں۔ پاکستان کے اندر صرف دو صنعتی بینک قائم ہیں جن کے نام یہ ہیں۔

1۔ پاکستان صنعتی ترقیاتی بینک اور 2۔ پاکستان کی صنعتی قرضہ و سرمایہ کاری کی کارپوریشن

سیونگ بینک: یہ بینک معمولی وسائل رکھنے والے لوگوں کی معمولی بچتوں کی مجتمع کرتے ہیں اور امانتوں پر معقول شرح سود ادا کرکے بچت کی حوصلہ افزائی کرتے ہیں۔ پاکستان میں نیشنل سیونگ سینٹرز اور ڈاکخانے سیونگ بینکوں کے طور پر کام کر رہے ہیں۔

مبادلہ بینک: یہ بینک بیرونی مبادلہ کا لین دین کرتے ہیں۔ یہ بیرونی کرنسیوں کی خرید و فروخت کے علاوہ ہنڈیوں پر کٹوتی لگا کر بین الاقوامی تجارت کو مالیات مہیا کرتے ہیں۔ یہ بیرونی ممالک میں انتقال پذیر کیلئے ڈرافٹ جاری کرتے اور پاکستان کی بیرونی تجارت میں ایک اہم رول ادا کرتے ہیں۔

مرکزی بینک: مرکزی بینک سب بینکوں کا سربراہ ہوتا ہے۔ یہ سارے نظام بینکاری کی نگرانی اور ملکی رسد زر کو مضبوط کرتا ہے۔ یہ لوگوں سے براہِ راست لین دین نہیں کرتا نہ امانتیں وصول کرتا ہے اور نہ یہ قرضے دیتا ہے۔ اس لئے یہ ادارہ منافع کمانے کیلئے نہیں ہوتا۔ مرکزی بینک حکومت کا بینک اور بینکوں کا بینک ہوتا ہے۔ اس کو زر کاغذ کے اجراء کی اجارہ داری حاصل ہوتی ہے۔ یہ بازار زر کا ناظم ہوتا ہے اور اس حقیقت میں مالی اور معاشی مسائل کے پیش نظر ملکی معیشت کے استحکام کی ضمانت دیتا ہے۔

Download Free Assignments from
solvedassignmentsaiou.com
0334-5504551

سوال نمبر5: مندرجہ ذیل پر نوٹ لکھیے۔

(i) ریکارڈو کا تقابلی مصارف کا نظریہ (ii) بین الاقوامی تجارت کا جدید نظریہ

جواب: (i) ریکارڈو کا تقابلی مصارف کا نظریہ: بین الاقوامی تجارت پر تقابلی مصارف کا اطلاق سب سے پہلے ریکارڈو (Recardo) نے کیا۔ آدم سمتھ نے مطلق فائدہ کے حوالے سے اظہار خیال کیا تھا جبکہ ریکارڈو نے اس بات کی نشاندہی کی کہ ایک ملک کے اندر مختلف پیشوں میں منافع یکساں ہو جانے کے امکانات پائے جاتے ہیں۔ لیکن بین الاقوامی سطح پر ایسا ہونا ممکن نہیں۔ اس کی بنیادی وجہ یہ تھی کہ ایک ملک کے اندر محنت حرکت پذیر ہوتی ہے جبکہ مختلف ممالک کے درمیان محنت آزادانہ طور پر حرکت پذیر نہیں ہوتی۔ کلاسیکی معیشت دانوں کے مطابق مختلف ممالک کے درمیان قدرتی وسائل، مزدوروں کی اجرتوں اور سرمایہ کی دستیابی کے سلسلہ میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ نتیجتاً مختلف ممالک کے لیے یہ بات مفید ہوتی ہے کہ وہ مختلف اشیاء کی پیداوار میں تخصیص کریں۔ یہ ملک اس شے کی پیداوار میں تخصیص کر لیتا ہے جسے پیدا کرنے کے لیے اس کے حالات دوسرے ممالک کے مقابلے میں بہترین ہوتے ہیں اور اس کے بدلے میں وہ اپنے دیگر ضرورت کی اشیاء دوسرے ملکوں سے حاصل کرتا ہے۔

(ii) بین الاقوامی تجارت کا جدید نظریہ: مختلف ممالک کے درمیان تجارت بین الاقوامی تجارت کہلاتی ہے۔ تمام ممالک اپنی ضروریات کی ہر چیز پیدا نہیں کر سکتے۔ اس لیے وہ سب ایک دوسرے پر انحصار کرتے ہیں۔ مثال کے طور پر پاکستان کپاس اور چاول برآمد کرتا ہے اور دیگر ممالک سے مشینری درآمد کرتا ہے۔ اسی طرح تمام ممالک اپنی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے ایک دوسرے سے چیزوں کا تبادلہ کرتے ہیں۔ جو بین الاقوامی تجارت کہلاتا ہے۔

بین الاقوامی تجارت کا جدید نظریہ سویڈن کے ایک معیشت دان برائن اوہلن نے 1833 میں پیش کیا۔ اوہلن نے اپنے نظریہ تجارت کی بنیاد محنت کے نظریہ قدر کے بجائے قدر کے جدید نظریہ پر رکھی اوہلن کے خیال کے مطابق بین الاقوامی تجارت کی ابتداء تقابلی مصارف کے اختلاف کی وجہ سے ہی ہو گی۔ لیکن تقابلی مصارف میں اختلافی ممالک میں عاملین پیدائش کے اشتراک اور وسائل پیدائش میں اختلاف کی وجہ سے رونما ہوتا ہے۔

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس، پروپوزل، پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ بھی آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

میٹرک، ایف اے، آئی کام، بی اے، بی کام، بی ایڈ، بی ایس، ایم اے، ایم ایڈ، ایم ایس سی، پی ایچ ڈی، ایف اسائنمنٹس ویب سائٹ سے مفت میں ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور ایل ایم ایس کی انفرادی اسائنمنٹس کے لیے آرڈر کے لیے رابطہ کریں

میٹرک سے لیکر ایم اے، ایم ایس سی، ایم فل تک تمام کلاسز کی داخلوں سے لیکر ڈگری کے حصول تک کی تمام معلومات مفت میں حاصل کرنے کے لیے ہماری ویب سائٹ کا وزٹ کریں

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائنمنٹس ،گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

جدید ترین نظریہ کے مطابق جن مما لک میں زرخیز زمین یا افراط ہو اور سرمایہ اور معدنی وسائل قلیل ہوں انہیں غلہ (Food Grain) پیدا کرنے میں تخصیص کرنی چاہیے۔ کیونکہ ان مما لک میں غلہ کی پیداوار پر مصارف پیدائش کم ہوں گے۔ اس کے برعکس جس ملک میں زمین کمیاب ہو اور معدنی دولت زیادہ ہو اسے مصنوعات کی تیاری میں تخصیص کرنی چاہیے۔ کیونکہ یہاں مصنوعات کے مصارف پیدائش ہوں گے۔ بین الاقوامی تجارت کی حقیقی بنیاد مصارف پیدائش ہیں۔ مصارف پیدائش کا اعتبار قدرتی وسائل پر ہوتا ہے۔ اس لیے ایک ملک کو اس شے کی تخصیص کرنی چاہیے۔ جسے پیدا کرنے کے لیے مطلوب وسائل اس کے ہاں بکثرت پائے جاتے ہوں یہی ایک شئے کو کم سے کم مصارف پر پیدا کرنے کا طریقہ۔

برٹل اوہلن کے خیال میں تجارت کی فوری وجہ یہ ہے کہ بعض اشیاء کی قیمتیں اندرون ملک کے مقابلہ میں بیرون ملک کم ہوتی ہے۔ ہر ملک ان اشیاء کی درآمد کرتا ہے جو دوسرے ملکوں میں کم قیمت پر دستیاب ہوتی ہیں۔ ان اشیاء کو برآمد کرتا ہے۔ جن کی قیمتیں ملک کے اندر کم ہوتی ہیں تاہم قیمتوں کا یہ نسبتی اختلاف ان اشیاء کے ایک ملک سے دوسے ملک میں پہنچانے کے اخراجات نقل وحمل سے زیادہ ہونا چاہیے۔

کاشان اکیڈمی
0334-5504551
Download Free Assignments from
Solvedassignmentsaiou.com

میٹرک، ایف اے، آئی کام، بی اے، بی کام، بی ایڈ، بی ایس، ایم اے، ایم ایڈ، ایم ایس سی، پی ایچ ڈی اسائنمنٹس ویب سائٹ سے مفت میں ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور ایل ایم ایس کی انفرادی امتحانی مشقوں کے لیے اکیڈمی کے نمبر پر رابطہ کریں

میٹرک سے لیکر ایم اے، ایم ایس سی، ایم فل تک تمام کلاسز کی داخلوں سے لیکر ڈگری کے حصول تک کی تمام معلومات مفت میں حاصل کرنے کے لیے ہماری ویب سائٹ کا وزٹ کریں

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس، پروپوزل، پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ بھی آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔